# عذابِ قبر سے نجات

## ( قرآنی دُعائیں اور رُوحانی وظائف )

ملک التحریر علامہ محمد یحییٰ انصاری اشرفی

شیخ الاسلام اکیڈمی حیدرآباد

مکتبہ انوار المصطفیٰ 23-2-75/6 مغلپورہ۔ حیدرآباد

Rs. 8



**دفن کے بعد قبر پر پڑھنا :** ☆ مستحب یہ ہے کہ دفن کے بعد قبر پر سورۂ بقرہ کا اول و آخر پڑھیں۔ سرہانے **الٓمّٓ** سے **مُفْلِحُوْنَ** تک اور پائنتی **اٰمَنَ الرَّسُوْلُ** سے ختم سورت تک پڑھیں۔ (بہارشریعت)

☆ دفن کے بعد قبر کے پاس اتنی دیر تک ٹھہرنا مستحب ہے جتنی دیر میں اُونٹ ذبح کر کے گوشت تقسیم کر دیا جائے کہ اُن کے رہنے سے میت کو اُنس ہوگا۔ دُعا و استغفار کریں اور یہ دُعا کریں کہ منکر و نکیر کے سوالات کے جوابات میں ثابت قدم رہے۔ (بہارشریعت)

☆ قبر پر قرآن پڑھنے کے لئے حافظ مقرر کرنا جائز ہے۔ (درمختار) یعنی جب کہ پڑھنے والے اجرت پر نہ پڑھتے ہوں۔ (بہارشریعت)

☆ جب لوگ دفن کر کے لوٹتے ہیں مردہ اُن کے جوتوں کی آواز سنتا ہے مردہ اگر قبر میں دفن نہ کیا جائے تو جہاں پڑا رہ گیا یا پھینک دیا گیا غرض کہیں ہو اُس سے وہیں سوال ہوگا اور وہیں عذاب ثواب پہونچے گا یہاں تک کہ جسے شیر کھا گیا اس سے شیر کے پیٹ میں سوال ہوگا اور عذاب و ثواب بھی وہیں ہوگا۔ قبر کے عذاب و ثواب کا منکر گمراہ ہے۔

**سوال منکر و نکیر :** مرنے کے بعد اگر دفن کیا جائے تو قبر میں ورنہ جس حال



میں ہو مردے کے پاس دو فرشتے آتے ہیں ایک کو منکر اور دوسرے کو نکیر کہتے ہیں اور مردے سے یہ تین سوال کرتے ہیں :

۱۔ **مَنْ رَّبُّكَ** تیرا رب کون ہے؟ ۲۔ **مَادِيْنُكَ** تیرا دین کیا ہے؟

۳۔ **مَاكُنْتَ تَقُوْلُ فِيْ هٰذَا الرَّجُلِ** حضور ﷺ کے بارے میں تو کیا کہتا تھا؟

مُردہ اگر مسلمان ہے تو پہلے سوال کا جواب دے گا **رَبِّيَ اللّٰهُ** میرا رب اللہ ہے اور دوسرے کا **دِيْنِيَ الْاِسْلَامُ** میرا دین اسلام ہے اور تیسرے سوال کا جواب دے گا **هُوَ رَسُوْلُ اللّٰهِ** صلی اللہ علیہ وسلم یہ اللہ کے رسول ہیں اللہ کی طرف سے اُن پر رحمت نازل ہو اور سلام۔ اب آسمان سے یہ آواز آئے گی کہ میرے بندے نے سچ کہا' اُس کے لئے جنت کا بچھونا بچھاؤ اور جنت کا کپڑا پہناؤ اور جنت کا دروازہ کھول دو۔ اب جنت کی ٹھنڈی ہوا اور خوشبو آتی رہے گی اور جہاں تک نگاہ پھیلے گی وہاں تک قبر چوڑی' کشادہ اور روشن کر دی جائے گی اور فرشتے کہیں گے سو جا جیسے دلہن سوتی ہے۔ یہ نیک پرہیزگار مسلمانوں کے لئے ہوگا۔ گناہگاروں کو اُن کے گناہ کے لائق ایک زمانہ تک عذاب ہوگا۔ بزرگوں کی شفاعت (Intercession) سے یا ایصال ثواب و دُعائے مغفرت سے یا محض اللہ کی مہربانی سے یہ عذاب اُٹھ جائے گا اور چین ہی چین ہوگا۔



کافر و منافق مُردہ سب سوالات کے جواب میں کہے گا کہ **هَاهْ هَاهْ لَاۤ اَدْرِیْ** افسوس مجھے تو کچھ معلوم نہیں۔ منکر و نکیر اُس کو جہنمی لباس پہنائیں گے' قبر میں جہنمی بچھونا بچھائیں گے اور جہنم کا دروازہ کھول دیں گے' جہنم کی گرمی اور بدبو قبر میں آئے گی اور عذاب کے فرشتے اس کو ہتھوڑے سے مارتے رہیں گے۔ قبر تنگ کر دی جائے گی' سانپ اور بچھو اُس کو کاٹتے اور ڈنک مارتے رہیں گے۔ قیامت تک طرح طرح کے عذاب ہوتے رہیں گے۔

☆ انبیاء علیہم السلام سے نہ قبر میں سوال ہوگا اور نہ ہی انھیں قبر دبائے گی۔ جو مسلمان جمعہ یا رمضان مبارک میں مرے گا وہ منکر نکیر کے سوالات اور عذاب قبر سے محفوظ رہے گا۔ (بہارشریعت)

☆ نبی' ولی' عالمِ دین' شہید' حافظ قرآن جو قرآن پر عمل بھی کرتا ہو اور جو منصب محبت پر فائز ہے اور وہ جسم جس نے کبھی گناہ نہ کیا اور وہ جو ہر وقت درود شریف پڑھتا ہے اُن کے بدن کو مٹی نہیں کھا سکتی۔ جو شخص انبیاء کرام علیہم السلام کو یہ کہے کہ 'مر کر مٹی میں مل گئے' وہ گمراہ بد دین خبیث مرتکب توہین ہے' (قانون شریعت)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اپنی زبانوں کو ان کلمات کا عادی بناؤ **لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ؕ اَللّٰهُ رَبُّنَا ؕ**

اَلْاِسْلَامُ دِیْنُنَا ' مُحَمَّدٌ نَبِیِّنَا کیوں کہ یہ سوالات قبر میں کئے جائیں گے۔
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم اپنے مُردوں کو نیک لوگوں کے درمیان دفن کرو کیونکہ مُردہ کو بھی بُرے پڑوسی سے اسی طرف تکلیف ہوتی ہے جس طرح زندہ کو۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب میت کو اس کی قبر میں رکھ دیا جاتا ہے تو اس کے اعمال صالحہ اس کو گھیر لیتے ہیں اب اگر عذاب اس کے سَر کی طرف سے آتا ہے تو تلاوت قرآن اُسے بچاتی ہے اور اگر پیروں کی طرف سے آتا ہے تو اس کا نماز میں ٹھہرنا (قیام) بچاتا ہے اور اگر ہاتھ کی طرف سے آتا ہے تو ہاتھ کہتا ہے کہ **بخدا** یہ ہمیں صدقہ کے لئے کھولتا تھا اور دُعا کے لئے' اس لئے تجھ کو کوئی راہ نہیں۔ اگر منہ کی طرف سے آتا ہے تو اس کا ذکر اور روزہ رکھنا آگے آتا ہے اسی طرح نماز اور صبر ایک طرف کھڑا رہتا ہے کہ اگر کوئی کمی رہ جائے تو پوری کردے۔ غرض کہ اس کے نیک اعمال اس سے عذاب کو اس طرح دفع کریں گے جس طرح کہ کوئی شخص اپنے اہل وعیال سے مصیبت دُور کرتا ہے۔ اس کے بعد اس سے کہا جائے گا کہ خدا تجھ کو برکت دے' سو جا کیونکہ تیرے ساتھی بہت ہی اچھے ہیں۔ (شرح الصدور)

**رُوح فنا نہیں ہوتی** : ☆ مرنے کے بعد روح کسی دوسرے بدن



میں پھر پیدا نہیں ہوتی بلکہ قیامت آنے تک برزخ میں رہتی ہے یہ خیال کہ روح دوسرے بدن میں چلی جاتی ہے چاہے آدمی کا بدن ہو یا جانور کا یا پیڑ پالو میں یہ غلط ہے اس کا ماننا کفر ہے۔ موت یہ ہے کہ روح بدن سے نکل جائے لیکن نکل کر روح مٹ نہیں جاتی بلکہ عالم برزخ میں رہتی ہے اور ایمان وعمل کے اعتبار سے ہر ایک روح کے لئے الگ جگہ مقرر ہے۔ قیامت آنے تک وہیں رہے گی کسی کی جگہ عرش کے نیچے ہے اور کسی کی اعلیٰ علیین میں اور کسی کی چاہ زمزم شریف' بعض کی آسمان وزمین کے درمیان اور بعض کی قبر کے پاس۔ کافروں کی روح قید رہتی ہے۔ روح مرتی' مٹتی یا ختم نہیں ہوتی بلکہ باقی رہتی ہے اور جس حال میں بھی ہو اور جہاں کہیں بھی ہو روح کا تعلق اپنے جسم سے رہتا ہے بدن کی تکلیف سے روح کو بھی تکلیف ہوتی ہے اور بدن کے آرام سے روح کو بھی آرام ہوتا ہے جو کوئی قبر پر آئے اُسے دیکھتی' پہچانتی ہے اور اس کی بات سنتی ہے اور مسلمان کی نسبت تو حدیث شریف میں آیا ہے کہ جب مسلمان مرجاتا ہے تو اس کی راہ کھول دی جاتی ہے جہاں چاہے جائے۔
حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں 'روح کے لئے کوئی جگہ دور یا نزدیک نہیں بلکہ سب جگہ برابر ہے۔ مردہ کلام بھی کرتا ہے اس کی



بولی عوام جِن اور انسان کے سوا حیوانات وغیرہ سنتے بھی ہیں۔ قبر میں جو کچھ عذاب وثواب مردے کو دیا جاتا ہے اور جو کچھ اس پر گذرتی ہے وہ سب چیزیں مردہ کو معلوم ہوتی ہیں زندہ لوگوں کو اس کا کوئی علم نہیں ہوتا۔ جیسے سوتا ہوا آدمی خواب میں آرام وتکلیف اور قسم قسم کے مناظر سب کچھ دیکھتا ہے لذت بھی پاتا ہے اور تکلیف بھی اُٹھاتا ہے مگر اس کے پاس ہی میں جاگتا ہوا آدمی ان سب باتوں سے بے خبر رہتا ہے۔
☆ دفن کے بعد قبر مُردے کو دباتی ہے مومن کو اس طرح جیسے ماں بچے کو اور کافر کو اس طرح کہ اِدھر کی پسلیاں اُدھر ہو جاتی ہیں۔
☆ قبر پر بیٹھنا سونا چلنا پاخانہ پیشاب کرنا حرام ہے۔ (بہار شریعت)
☆ قبر میں آرام وتکلیف کا ہونا حق ہے اور یہ عذاب وثواب بدن ورُوح دونوں پر ہے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ جسم کے تمام حصوں کو جمع فرما کر وہی پہلا جسم بنائے گا اور روح اسی جسم میں داخل ہوکر قیامت کے میدان (Ground of Gathering) میں آئے گی اسی کا نام حشر ہے۔

**عذاب قبر کا بیان** : عذاب قبر حق ہے۔ جس طرح مومنین صالحین کو قبر میں آرام ملتا ہے اور خوشی کے ساتھ قیامت تک رہنا ہوتا ہے اسی طرح کافروں' بدکاروں اور گناہ گاروں کو قبر میں عذاب ہوتا ہے۔



حضور ﷺ دُعا فرماتے تھے کہ **اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَعُوۡذُبِكَ مِنۡ عَذَابِ الْقَبْرِ**
اے اللہ ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں عذاب قبر سے (بخاری)

سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ جب کسی قبر کے پاس کھڑے ہوتے تو اس قدر روتے کہ ڈاڑھی مبارک تَر ہو جاتی تھی۔ سوال کیا گیا کہ آپ جنت ودوزخ کا تذکرہ کرکے نہیں روتے اور قبر کو دیکھ کر اس قدر روتے ہیں۔ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بیشک قبر آخرت کی منزلوں میں سے پہلی منزل ہے اگر اس منزل سے نجات پائی تو اس کے بعد کی منزلیں اس سے زیادہ آسان ہیں اور اگر اس سے نجات نہ پائی تو اس کے بعد کی منزلیں اس سے زیادہ سخت ہیں۔ (ترمذی)
حضور ﷺ کا گذر کفار ومشرکین کے قبرستان کی طرف سے ہوا۔ آپ جس خچر پر سوار تھے وہ مچلنے (شوخی کرنے) لگا۔ اُس وقت حضور ﷺ نے فرمایا کہ ان لوگوں کو قبر میں عذاب ہو رہا ہے اگر تمہارے مر جانے کا خطرہ نہ ہوتا تو میں دُعا کرتا کہ یہ عذاب تم کو سُنا دیا جاتا (آپ کی سواری نے عالم برزخ میں ہونے والے عذاب کو دیکھ لیا یا سُن لیا اور بدکنے لگی) انسان اگر عذاب قبر کا حال آنکھوں سے دیکھ لیں یا کانوں سے سُن لیں تو بے ہوش ہو جائیں گے۔ حضور ﷺ نے

فرمایا کہ کافر پر اس کی قبر میں قیامت تک کے لئے ننانوے اژدھے مقرر کئے جاتے ہیں جو اُسے ڈستے رہتے ہیں۔ اُن کے زہر کا یہ عالم ہے کہ اگر ان میں سے ایک بھی زمین پر پھنکار ماردے تو زمین بالکل سبزی نہ اُگائے۔ (دارمی)

حضور ﷺ دو قبروں کے پاس سے گذرے تو فرمایا کہ ان دونوں کو عذاب ہو رہا ہے اور کسی بڑے معاملے میں نہیں۔ اُن میں سے ایک تو پیشاب سے نہیں بچتا تھا اور دوسرا چغل خوری کرتا تھا پھر آپ نے ایک تر شاخ لی اور اُس کے دو ٹکڑے کئے اور ہر قبر پر ایک ایک لگائی پھر فرمایا کہ شاید جب تک یہ خشک نہ ہوں' اللہ تعالیٰ اُن کے عذاب میں کمی فرمائے۔ (مشکوٰۃ)

بخاری شریف کی ایک طویل روایت میں رسول اللہ ﷺ کا ایک خواب روایت کیا گیا ہے جس میں عالم برزخ کے خاص خاص عذابوں کا ذکر ہے۔

۔ جھوٹے شخص جس کی جھوٹی باتیں جہاں میں مشہور ہو جاتی تھیں اس شخص کے کلّے لوہے کی قینچی سے گدی تک چیرے جا رہے تھے اُس جھوٹے کے ساتھ یہ معاملہ قیامت تک ہوتا رہے گا۔ اللہ تعالیٰ نے ایک شخص کو علم قرآن عطا فرمایا تھا وہ رات کو اس سے غافل ہو کر سوتا رہتا تھا اور دن کو اس پر عمل نہیں کرتا تھا تو قیامت تک اس کا سَر پھوڑا جائے گا۔



۔ زنا کرنے والے کو آگ کے غار میں ڈالا جائے گا۔

۔ سود خور کو خون کی نہر میں ڈالا جائے گا۔

انبیاء کا خواب وحی ہوتا ہے یہ تمام واقعے سچے ہیں۔ حدیث سے کئی چیزوں کا حال معلوم ہوا۔ جھوٹ کی سزا' بے عمل عالم کی سزا' زنا اور سود کا عذاب۔

اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو تمام گناہوں سے محفوظ رکھے۔ آمین بجاہ سید المرسلین

**عذاب قبر دکھائی نہ دینے کی حکمتیں** : انسان اور جنات کو عذاب قبر دکھائی نہیں دیتا اور کانوں سے وہاں کے مصیبت زدوں کے چیخ وپکار کی آواز بھی سُنائی نہیں دیتی۔ اس میں بہت بڑی حکمت ہے انسانوں اور جنات کو عالم برزخ سے واسطہ پڑتا ہے اگر اُن کو عذاب قبر دکھا دیا جائے یا کانوں سے قبروں کی چیخ وپکار کی آواز سنادی جائے تو ایمان لے آئیں اور نیک عمل کرنے لگیں' حالانکہ اللہ تعالیٰ کے یہاں ایمان بالغیب معتبر ہے کہ صرف حضور نبی کریم ﷺ کی بات سُن کر مان لیں۔ حضور ﷺ کے ارشادات کو بغیر حجت اور تذبذب وپس وپیش کے بغیر تسلیم کرنا ہی ایمان ہے۔ ایمان کہتے ہیں 'التصدیق بما جاء النبی ﷺ' دل کی سچائی کے ساتھ نبی کریم ﷺ کی جملہ ہدایات کو مان لینا ایمان ہے۔ گویا ایمان کا اولین مرحلہ نبی کی تصدیق



ہے۔ ہر بات کو حق جاننا ہی ایمان ہے ﴿اِنَّ الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَيْبِ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ كَبِيْرٌ﴾ یقیناً جو لوگ اپنے رب سے بن دیکھے ڈرتے ہیں اُن کے لئے مغفرت ہے اور بڑا اجر ہے۔

اگر دوزخ وجنت اور برزخ کے حالات آنکھوں سے دِکھا دیئے جائیں تو پھر ایمان بالغیب نہ رہے۔ اللہ تعالیٰ کے ہاں آنکھوں سے دیکھے ہوئے پر ایمان لانا معتبر نہیں ہے اسی وجہ سے مرتے وقت ایمان لانے کا اعتبار نہیں ہے کیونکہ اس وقت عذاب کے فرشتے نظر آجاتے ہیں ﴿فَلَمْ يَكُ يَنْفَعُهُمْ اِيْمَانُهُمْ لَمَّا رَاَوْا بَاْسَنَا﴾ (مومن/ ۸۵)

تو نہ ہوا اُن کا ایمان کہ انہیں فائدہ پہنچائے (پس اُنکو اُنکا ایمان لانا نفع مند نہ ہوا) جب انہوں نے ہمارے عذاب کو دیکھ لیا۔

جب قیامت کو اُٹھ کھڑے ہوں گے اور پھر جنت دوزخ آنکھ سے دیکھ لیں گے تو سب ہی ایمان لے آئیں گے اور رسولوں کی باتوں کی تصدیق کر لیں گے مگر اس وقت کا ایمان اور تصدیق معتبر نہیں ہے۔

حضور ﷺ نے فرمایا کہ میری اُمت قبر میں گناہ سمیت داخل ہوگی اور جب نکلے گی تو بے گناہ ہوگی کیونکہ وہ مومنین کی دُعاؤں سے بخش دی جاتی ہے۔ (طبرانی)



رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب کوئی شخص میت کو ایصال ثواب کرتا ہے تو جبرئیل علیہ السلام اُسے نور طباق میں رکھ کر قبر کے کنارے پر کھڑے ہوتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اے قبر والے یہ ہدیہ تیرے گھر والوں نے بھیجا ہے قبول کر' یہ سُن کر وہ خوش ہوتا ہے اور اُس کے پڑوسی اپنی محرومی پر غمگین ہوتے ہیں۔ (طبرانی)

بیہقی نے شعب الایمان میں ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس نے اپنے والدین کی وفات کے بعد اُن کی طرف سے حج کیا تو اللہ تعالیٰ اُسے جہنم کی آگ سے آزاد کر دے گا اور جن کی طرف سے حج کیا گیا ہے اُن کو پورا اجر ملے گا نیز آپ نے فرمایا کہ سب سے بہتر صلہ رحمی یہ ہے کہ اپنے مُردہ رشتہ دار کی جانب سے حج کیا جائے۔

**عذابِ قبر سے بچنے کی چند دُعائیں :**

﴿رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ﴾ اے رب ہمارے ! ہمیں دُنیا میں بھلائی دے اور ہمیں آخرت میں بھلائی دے اور ہمیں عذاب دوزخ سے بچا۔

☆ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْكُفْرِ وَالْفَقْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ

اے اللہ! میں پناہ مانگتا ہوں کفر سے' تنگدستی سے اور قبر کے عذاب سے۔

☆ اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَعُوۡذُبِکَ مِنۡ عَذَابَ النَّارِ وَعَذَابِ الۡقَبۡرِ وَمِنۡ فِتۡنَۃِ الۡمَحۡیَا وَالۡمَمَاتِ وَمِنۡ شَرِّ الۡمَسِیۡحِ الدَّجَالِ ۔
اے اللہ ! میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں جہنم کے عذاب سے اور قبر کے عذاب سے اور زندگی اور موت کے فتنوں سے اور کانے دجّال کے شر سے ۔

☆ اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَعُوۡذُبِکَ مِنۡ عَذَابِ الۡقَبۡرِ وَاَعُوۡذُبِکَ مِنۡ فِتۡنَۃِ الۡمَسِیۡحِ الدَّجَّالِ ؕ وَاَعُوۡذُبِکَ مِنۡ فِتۡنَۃِ الۡمَحۡیَا وَالۡمَمَاتِ ۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَعُوۡذُبِکَ مِنَ الۡمَاۡثَمِ وَالۡمَغۡرَمِ ۔ اے اللہ ! میں تیری پناہ لیتا ہوں قبر کے عذاب سے اور تیری پناہ لیتا ہوں کانے دجّال کے فتنہ سے‘ اور تیری پناہ لیتا ہوں زندگی اور موت کے تمام فتنوں سے‘ اے اللہ! میں پناہ لیتا ہوں ہر گناہ اور قرض سے (تو مجھے اُن سے بچا لے ) ۔

☆ اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَعُوۡذُبِکَ مِنَ الۡجِبۡنِ وَاَعُوۡذُبِکَ مِنۡ اَنۡ اُرَدَّ اِلٰی اَرۡذَلِ الۡعُمۡرِ وَاَعُوۡذُبِکَ مِنۡ فِتۡنَۃِ الدُّنۡیَا وَاَعُوۡذُبِکَ مِنۡ عَذَابِ الۡقَبۡرِ ۔ اے اللہ! میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں بزدلی اور بے عزّتی سے‘ اور میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں اس سے کہ نکمّی اور ذیل عُمر ( عمر کا بدنام‘ شرمناک‘ عبرتناک اور ذلیل عرصہ ) کو پہونچوں‘ اور میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں دُنیا کے فتنوں سے اور میں پناہ مانگتا ہوں قبر کے عذاب سے ۔



☆ اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَعُوۡذُبِکَ مِنۡ الۡبُخۡلِ وَسُوۡءِ الۡعُمۡرِ وَفِتۡنَۃِ الصَّدۡرِ وَعَذَابِ الۡقَبۡرِ ۔ اے اللہ۔ میں تیری پناہ لیتا ہوں بخل سے اور بُری عمر سے اور نفس کے ہر فتنہ سے اور قبر کے عذاب سے ۔

**انجام بخیر کا بہترین عمل :** صاحب ایمان رہتے ہوئے اس دنیا سے جانا بڑے مقدر کی بات ہے۔ **یارحیم** کو روزانہ ۲۵۸ مرتبہ پڑھنے والا صاحب ایمان مرے گا اُس کا خاتمہ بالخیر ہوگا۔ سکرات اور نزاع کے عالم میں آسانی پیدا ہوگی۔ قبر کی منازل بڑے آرام سے طے ہونگی۔ اللہ تعالیٰ اس پر حد سے زیادہ رحم کریگا اور اس کی قبر کو کشادہ کر کے مثل جنت کر دیا جائے گا اور آخرت میں اس کی نجات ہوگی۔

**قبر میں راحت کا عمل :** اگر کوئی **یَا بَارِیٔ** روزانہ ایک سو مرتبہ پڑھنے کا معمول بنا لے تو اللہ تعالیٰ اسے مرنے کے بعد قبر میں راحت نصیب فرمائے گا اور اُس کی قبر کو مثل جنت کر دے گا۔

**یا کریم کا جامع وظیفہ :** یہ وظیفہ گناہوں سے معافی کے لئے بہت مؤثر ہے لہذا روزانہ ۱۰۵ دن تک بلا ناغہ پڑھے اس کی آخرت میں نجات ہوگی۔ عذاب قبر سے بچ جائے گا۔ اگر کوئی نقصان پہنچانے کے در پے ہو تو اس وظیفہ کو ۴۰ دن



تک ۲۰۴۱ مرتبہ روزانہ پڑھیں ان شآء اللہ‘ اللہ تعالیٰ کی پناہ میں رہیں گے اور دشمن ذرہ بھر بھی نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔

ؕ یَاکَرِیۡمَ الۡعَفۡوِ ذَا الۡعَدۡلِ اَنۡتَ الَّذِیۡ مَلَاَ کُلَّ شَیۡءٍ عَدۡلُہٗ یَاکَرِیۡمُ ؕ
(اے درگزر کرنے والے کریم! اے عدل والے! تو نے ہر چیز کو اپنے عدل سے بھر دیا ہے اے کرم والے )

**عذاب قبر سے نجات :** **یَامُحۡصِیُ** کثرت سے پڑھنے سے قبر میں راحت میسر ہوگی‘ اس کا حساب کتاب بآسانی سرانجام پائے گا۔ یوم حساب کے وقت اس کی نیکیوں کا پلڑا بھاری ہوگا اور وہ اہل جنت سے ہوگا۔ **یـا محصی** کو شب جمعہ میں ایک ہزار مرتبہ پڑھا جائے تو اس کے حساب میں عاقبت میں آسانی ہوگی ۔

**عذاب قبر سے بچنے کا عمل :** جو شخص ‘**یَا اَحَدُ**‘ فجر کی نماز کے بعد گیارہ سو مرتبہ روزانہ پڑھے اور تا دم آخر پڑھتا رہے وہ ان شآء اللہ عذاب قبر سے محفوظ رہے گا۔ اس اسم کی برکت سے اس کی قبر اللہ کے نور سے روشن ہو جائے گی اور وسعت نظر تک کشادہ ہو جائے گی ۔

☆ طلوع آفتاب سے پہلے جو شخص **یـا وارث** سو مرتبہ پڑھتا رہے عذاب قبر سے محفوظ رہے گا شک وشبہہ دل سے نکل جائے گا ۔



**حکایت :** حضرت عیسیٰ علیہ السلام قبر پر گزرے دیکھا کہ میت پر عذاب ہو رہا ہے ۔ یہ دیکھ کر چند قدم آگے تشریف لے گئے اور جب واپس آئے اب جو اس قبر پر گزرے تو ملاحظہ فرمایا کہ اس قبر میں نور ہی نور ہے اور وہاں رحمت الٰہی کی بارش ہو رہی ہے ۔ آپ بہت حیران ہوئے اور بارگاہ الٰہی میں عرض کیا کہ مجھے اس کا بھید بتایا جائے‘ ارشاد ہوا کہ روح اللہ یہ سخت گنہگار اور بدکار تھا اس وجہ سے عذاب میں گرفتار تھا لیکن اس نے اپنی بیوی حاملہ چھوڑی تھی اس کے ہاں لڑکا پیدا ہوا اور آج اس کو مکتب میں بھیجا گیا۔ استاذ نے اس کو ﴿بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ﴾ پڑھائی ہمیں حیا آئی کہ میں زمین کے اندر اس شخص کو عذاب دوں کہ جس کا بچہ زمین پر میرا نام لے رہا ہے۔ اس روایت سے معلوم ہوا کہ بچوں کی نیکی سے ماں باپ کی نجات ہو جاتی ہے ۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو شخص مسلمانوں کے قبرستان سے گذرے اور سورۂ اخلاص گیارہ مرتبہ پڑھ کر اس کا ثواب اہل قبر کو بخشے تو اس کو سورۂ اخلاص پڑھنے کا اتنا ثواب ملے گا جتنے کہ اس قبرستان میں مردوں کی تعداد ہے ۔ ( فوائد الکبریٰ ) ﴿قُلۡ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ ۚ اَللّٰہُ الصَّمَدُ ۚ لَمۡ یَلِدۡ وَلَمۡ یُوۡلَدۡ ۚ وَلَمۡ یَکُنۡ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ ﴾ ( سورۂ اخلاص )

# مناجات

(امام احمد رضا فاضل بریلوی قدس سرہ)

---



یا الٰہی ہر جگہ تیری عطا کا ساتھ ہو     جب پڑے مشکل شہ مشکل کُشا کا ساتھ ہو
یا الٰہی بھول جاؤں نزع کی تکلیف کو     شادیِ دیدارِ حُسنِ مصطفےٰ کا ساتھ ہو
یا الٰہی گورِ تیرہ کی جب آئے سخت رات     اُن کے پیارے مُنہ کی صبحِ جانفزا کا ساتھ ہو
یا الٰہی جب پڑے محشر میں شورِ دار و گیر     اَمن دینے والے پیارے پیشوا کا ساتھ ہو
یا الٰہی جب زبانیں باہر آئیں پیاس سے     صاحبِ کوثر شہِ جُود وعَطا کا ساتھ ہو
یا الٰہی سرد مہری پر ہو جب خورشیدِ حشر     سیّدِ بے سایہ کے ظِلّ لِوا کا ساتھ ہو
یا الٰہی گرمی محشر سے جب بھڑکیں بدن     دامنِ محبوب کی ٹھنڈی ہوا کا ساتھ ہو
یا الٰہی نامہ اعمال جب کھُلنے لگیں     عیب پوشِ خلق ستّارِ خطا کا ساتھ ہو

یا الٰہی جب بہیں آنکھیں حساب جرم میں     ان تبسم ریز ہونٹوں کی دُعا کا ساتھ ہو
یا الٰہی جب حسابِ خندۂ بیجا رُلائے     چشمِ گریانِ شفیعِ مُرتجےٰ کا ساتھ ہو
یا الٰہی رنگ لائیں جب میری بیباکیاں     ان کی نیچی نیچی نظروں کی حیا کا ساتھ ہو
یا الٰہی جب چلوں تاریک راہ پُل صِراط     آفتابِ ہاشمی نُورُ الہُدیٰ کا ساتھ ہو
یا الٰہی جب سرِ شمشیر پر چلنا پڑے     رَبِّ سَلِّم کہنے والے غمزدہ کا ساتھ ہو
یا الٰہی جو دُعائیں نیک ہم تجھ سے کریں     قُدسیوں کے لب سے آمین ربّنا کا ساتھ ہو
یا الٰہی جب رضاؔ خواب گراں سے سر اُٹھائے     دَولتِ بیدار عشقِ مصطفےٰ کا ساتھ ہو

---



---